REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۳ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح ۸ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ اِس وقت طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔

فون نمبر ۹۴۔ تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

فی پرچہ دس پیسے

۷ شعبان ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۲/۱۷ | ۴ صلح ۱۳۴۲ ھش | ۴ جنوری ۱۹۶۳ء | نمبر ۴

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳ جنوری۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواستِ دعا } محترمہ بیگم صاحبہ سید داؤد مظفر شاہ صاحب ربوہ (صاحبزادی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) مبلغ ۴۱ روپے برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون ارسال فرماتے ہوئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

قارئین کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادی صاحبہ موصوفہ اور شاہ صاحب موصوف نیز ان کے جملہ بچوں کو اپنے خاص فضلوں اور انعامات سے نوازے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ سے کیا مراد ہے

اسلام نے تکلّف اور بناوٹ کے ساتھ دوسری قوموں کی نقل یا تتبع کرنے سے منع کیا ہے

چھری کانٹے سے کھانے کے متعلق فرمایا کہ:۔

"شریعت اسلام نے چھری سے کاٹ کر کھانے سے تو منع نہیں کیا۔ ہاں تکلّف سے ایک بات یا فعل پر زور ڈالنے سے منع کیا ہے اس خیال سے کہ اس قوم سے مشابہت نہ ہو جاوے۔ ورنہ یوں تو ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چھری سے گوشت کاٹ کر کھایا اور یہ فعل اس لئے کیا کہ تا امت کو تکلیف نہ ہو۔ جائز ضرورتوں پر اس طرح کھانا جائز ہے مگر بالکل اس کا پابند ہونا اور تکلّف کرنا اور کھانے کے دوسرے طریقوں کو حقیر جاننا منع ہے کیونکہ پھر آہستہ آہستہ انسان کی نوبت تتبع کی یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ وہ ان کی طرح طہارت کرنا بھی چھوڑ دیتا ہے۔ مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ سے مراد یہی ہے کہ التزاماً ان باتوں کو نہ کرے ورنہ بعض وقت ایک جائز ضرورت کے لحاظ سے کر لینا منع نہیں ہے جیسے کہ بعض دفعہ کام کی کثرت ہوتی ہے اور بیٹھے لکھتے ہوتے ہیں تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ کھانا میز پر لگا دو لو دو پیر بھی کھا لیتے ہیں اور صف پر بھی کھا لیتے ہیں چارپائی پر بھی کھا لیتے ہیں تو ایسی باتوں میں صرف گزارہ کو مدّ نظر رکھنا چاہیئے۔

تشبہ کے معنی اس حدیث میں یہی ہیں کہ اس لکیر کو لازم پکڑ لینا ورنہ ہمارے دین کی سادگی تو ایسی شے ہے کہ جس پر دیگر اقوام نے رشک کھایا ہے اور خواہش کی ہے کہ کاش ان کے مذہب میں ہوتی اور انگریزوں نے اس کی تعریف کی اور اکثر اصول ان لوگوں نے عرب سے لے کر استعمال کئے ہیں۔ مگر اب رسم پرستی کی خاطر وہ مجبور ہیں ترک نہیں کر سکتے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۸۷ و ۳۸۸)

جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے

وقفِ جدید سال ششم کا وعدہ

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیکرٹری وقفِ جدید کی معرفت احباب جماعت کراچی کی طرف سے سال ششم کا پہلا وعدہ دس ہزار روپے کا ارسال فرمایا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید)

غربا کیلئے پارچات کی ضرورت

مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ میں بہت سے یتامیٰ بیوگان اور غربا رہتے ہیں۔ میں مخیر اور ذی استطاعت احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ حسب سابق ان غربا کو یاد رکھیں اور نئے یا مستعملہ گرم یا سرد پارچات سے ان کی امداد کریں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ جنوری ۱۹۶۳ء

ملاوٹ کا علاج

ذیل میں ایک روزنامہ سے ایک ادارتی نوٹ بجنسہ نقل کیا جاتا ہے:-

"ملاوٹ ختم کیوں نہیں ہوتی

حکومت کی ہزار کوششوں اور انسدادی تدابیر کے باوصف اگر اشیائے خوردنی میں ملاوٹ اور آمیزش کی لعنت ختم نہیں ہوتی تو آخر کوئی بات تو ہے؟ اور بات دراصل یہ ہے کہ کسی درخت کا ناسور ختم کرنے کے لئے اس کی جڑ اور تنے پر توجہ دینے کے بجائے پتوں اور کونپلوں کی قطع و برید کرنے کے مصداق ملاوٹ کی لعنت ختم کرنے کے سلسلہ میں سیمپل بھرنے کا موجودہ طریق کار نہ صرف ناقص ہی ہے بلکہ اس سے ملاوٹ اور آمیزش کی اور بھی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ سیمپل بھرنے کا طریق کار عموماً یہ ہوتا ہے کہ جس چیز کا سیمپل بھرنا مقصود ہو اسے دو الگ الگ شیشیوں میں بھر کر موقع پر سیل کر دیا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک شیشی تو لیبارٹری میں تجزیہ کے لئے محفوظ کر لی جاتی ہے اور دوسری دکاندار کے حوالے کر دی جاتی ہے چونکہ دکاندار کو بخوبی علم ہوتا ہے کہ جس چیز کا سیمپل بھرا گیا ہے وہ ملاوٹ شدہ ہے۔ چنانچہ وہ اپنے اسی جرم سے بچنے کے لئے ایک اور جرم یا گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور اس جرم میں سیمپل بھرنے والے انسپکٹر کو بھی شریک کرتا ہے وہ ایک شیشی میں خالص چیز بھر کر انسپکٹر کے ہاں جا پہنچتا ہے اور اس کی مٹھی گرم کر کے ملاوٹ شدہ سیمپل واپس لے کر خالص چیز سے بھری ہوئی شیشی اس کے حوالے کرتا ہے۔ مہریں اور لاکھ وغیرہ تو انسپکٹر کے پاس موجود ہوتی ہیں وہ فوراً خالص چیز سے بھری ہوئی شیشی کو سیل کر کے لیبارٹری میں بھیج دیتا ہے ظاہر ہے یہ سیمپل لیبارٹری میں خالص ثابت ہوتا ہے تو اس طرح ملاوٹ کرنے والا دکاندار چالان اور عدالت میں جرمانہ یا سزا سے بچ جاتا ہے اور اگر کوئی ایماندار انسپکٹر ایسا کرنے سے احتراز کرے اور سیمپل کو لیبارٹری میں بھیجدے تو بعض عیار دکاندار وہاں بھی رسائی حاصل کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں اور لیبارٹری کے کسی انچارج سے مل کر سیمپل بدلوا لیتے ہیں اور یہ مذموم کاروبار کافی عرصہ سے جاری ہے اور بظاہر اس کے خاتمہ کی کوئی معقول صورت نظر نہیں آتی البتہ ایک واحد صورت یہ ہے کہ یہ سیمپل بھرا جائے اسے بھرنے کے فوراً بعد ہی لیبارٹری میں بھیجدیا جائے تاکہ اس بات کی گنجائش ہی نہ رہے کہ کسی انسپکٹر کو مل کر سیمپل بدل لیا جائے اور پھر تجزیہ کرنے والے انسپکٹروں کو ہر ماہ بعد دوسرے علاقوں میں تبدیل کیا جاتا رہے۔ تو یہ طریق بھی مؤثر ثابت ہو سکتا ہے۔ بہر حال ملاوٹ کا مسئلہ خالص انسانی مسئلہ ہے اور عوام کی صحت سے اس کا گہرا تعلق ہے لہذا اس مسئلہ پر انسان دوستی اور انسانی ہمدردی کے جذبہ کے تحت نہایت سنجیدگی سے غور ہونا چاہیئے"۔

(ڈیلی بزنس لائلپور مورخہ ۶۲/۱۲/۳۱)

اس ادارتی نوٹ میں جو تجویز بتائی گئی ہے۔ وہ بھی سادگی پر منحصر ہے۔ آخر یہ کون کرے گا کہ سیمپل بھرتے ہی شیشی لیبارٹری میں بھیجدی جائے جب کہ فریقین وہی ہوں گے یعنی وہی دکاندار اور وہی انسپکٹر صاحب اگر یہ درست ہے تو سوال ہوتا ہے کہ پھر کیا کیا جائے؟ سوال جتنا آسان اور مشکل ہے اتنا ہی اس کا جواب آسان اور مشکل ہے مگر نہایت مختصر اور وہ ہے ایک لفظ "تقویٰ"۔ جب تک مسلمان میں تقویٰ پیدا نہ ہوگا۔ اس وقت تک ان میں احساس ذمہ داری بھی پیدا نہیں ہوگا۔

حقیقت یہ ہے کہ ہم لوگ کردار کی تباہی کے اس مقام تک پہنچ چکے ہوئے ہیں جہاں انسان میں نہ شرم رہتی ہے اور نہ خوف خدا نہ حب وطن اور نہ احساس ذمہ داری یہ تباہی کی حالت حیوانات سے بھی بدتر ہو چکی ہے کسی جانور کو آپ اپنے مفاد کے لئے زہر کھلاتے نہیں دیکھیں گے یہ شرف صرف اشرف المخلوقات کو ہی حاصل ہے کہ وہ تھوڑے سے نفع کی خاطر اپنے ہم جنسوں کو زہر کھلانے میں بھی باک نہیں سمجھتا۔ اسکو ذرا بھی اس بات کا غم نہیں ہوتا کہ چند ٹکوں کے لئے وہ اپنے ہم وطنوں کو فنا کی گھاٹ اتار رہا ہے۔

ہم اہل مغرب کو بے خدا تہذیب کے مالک دہریہ ملحد مادہ پرست کہنے سے نہیں تھکتے۔ مگر ان میں اتنا اخلاق باقی ہے کہ وہ کم از کم اشیاء میں ملاوٹ نہیں کرتے اور جو چیز بھی ہو خواہ زہر ہی کیوں نہ ہو اس کو حتی الوسع خالص رکھتے ہیں اور جو کچھ فروخت کرتے ہیں وہ وہی ہوتا ہے جس کا نام لے کر وہ فروخت کرتے ہیں۔ الاماشاء اللہ۔

آہ آج مسلمان "تقویٰ" سے کس قدر عاری ہو چکا ہے۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ مسلمان دوسروں کی امداد بھی اسلئے قبول نہیں کرتے تھے کہ شاید وہ حلال کی کمائی نہ ہو۔ ایک تو وہ فراز تھا اور آج یہ نشیب ہے کہ دیدہ و دانستہ اپنی کمائی کو حرام بنایا جاتا ہے اور اچھی چیز میں ملاوٹ کر کے اسکو ناقابل استعمال بنا دیا جاتا ہے۔ جب اخلاق باختگی کی یہ حالت ہے تو مصاحر کی تجویز کیا فائدہ دے سکتی ہے جب دکاندار بھی وہی ہے اور انسپکٹر بھی وہی تو "اسی وقت" کا تعین کون کر سکتا ہے۔ اور کس طرح کر سکتا ہے۔

اسلامی اخلاق کا ایک نمونہ

مودودی صاحب کی جماعت اسلامی کے ہفت روزہ "ایشیا" کی اشاعت ۲۳ دسمبر ۱۹۶۲ء کے صفحہ ۲ پر "بزم ایشیا" کے عام عنوان کے تحت "جامعہ رذہرے ایک خط" کے زیر عنوان ایک عجیب وغریب مراسلہ شائع ہوا ہے۔ جس سے ان لوگوں کے اسلامی اخلاق پر روشنی پڑتی ہے۔

"قادیانی حضرات اپنے آپ کو "احمدی" کہلا کر نہایت ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور وہ اس احمدی کا لفظ استعمال کرنے کی وجہ سے غیر ممالک میں ان کی جماعت کی مقبولیت بڑھ رہی اور ان کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ عام لوگ "احمدی" سے انہیں جناب نبی آخر الزمان احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا پیرو کار سمجھتے ہیں اور اسی وجہ سے ان کی جماعت میں شامل ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ انہیں بانی جماعت کے نام کی مناسبت سے۔ "غلام احمدی" کہلانا چاہیئے تھا۔ اور سب سے بہتر لفظ جو ان کی جماعت کیلئے موزوں اور مناسب ہے وہ "قادیانی" اور "مرزائی" تھا ہے۔ جیسے پاک و ہند کے علماء ان کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

پاکستانی سفارت خانے غیر ممالک اور خصوصاً عرب ممالک میں ان کے مذہب کی نشر و اشاعت اور تبلیغ میں حصہ لینے کی وجہ سے بہت بدنام ہو چکے ہیں اور اہل عرب صاف الفاظ میں پاکستان کو "مرکز قادیانیت" سے تعبیر کرتے ہیں اور اسی وجہ سے متحدہ عرب جمہوریہ وغیرہ میں پاکستان کا وقار ختم ہو چکا ہے۔

کیا حکومت پاکستان کے ذمہ دار حکام ایک دردمند مسلمان کی اس فریاد پر غور کرنے کی زحمت گوارا فرمائیں گے۔ کہ قادیانیوں کو پاکستان کی جانب سے کسی بھی سفارتی عہدے پر فائز نہیں کریں گے اور ان کو اپنے مذہب کی تبلیغ کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں دیں گے"۔

(ایشیا لاہور)

ہر سنجیدہ اور دردمند مسلمان اس مراسلہ کو پڑھکر ضرور ماتم کرے گا کہ "بیچارے" اسلام کو آج کن لوگوں سے واسطہ پڑ گیا ہے۔ اگر مراسلہ نگار اور مدیر ایشیا نے احمدیہ لٹریچر کا مطالعہ کیا ہوتا تو ان کو معلوم ہوتا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کا یہ نام کیوں رکھا۔ ذیل میں ہم ان لوگوں کے لئے جو دیانتداری سے صحیح معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ضد اور تعصب کی وجہ سے کذب اور افتراء کے دلدادہ نہیں ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک حوالہ درج کرتے ہیں جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کی وجہ تسمیہ بیان فرمائی ہے۔ فھوھذا

"لوگوں نے جو اپنے نام حنفی شافعی وغیرہ رکھے ہیں۔ یہ سب بدعت ہیں۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دو ہی نام تھے۔ محمد اور احمد صلے اللہ علیہ وسلم۔ آنحضرتؐ کا اسم اعظم محمدؐ ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم اللہ ہے۔ اسم اللہ دیگر کل اسماء مثلاً حیّ۔ قیوم، رحمٰن، رحیم وغیرہ کا موصوف ہے۔ حضرت رسولؐ کریمؐ کا نام احمدؐ وہ ہے۔ جس کا ذکر حضرت مسیحؑ نے کیا۔ یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ من بعدی کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ وہ نبی میرے بعد بلا فصل آئے گا۔ یعنی میرے اور اسکے درمیان اور کوئی نبی نہ ہوگا۔ حضرت موسےٰؑ نے یہ الفاظ نہیں کہے بلکہ انہوں نے محمد رسول اللہ والذین آمنوا معہ اشداء... میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدنی

(باقی ص۸ پر)

نوجوانوں کی تربیت

تقریر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

۳

قبر کا زمانہ یا برزخ کا مقام رحم مادر کی طرح ہے جہاں انسان کو اس دوسری زندگی کی پوری شدت برداشت کرنے کے لئے تیار کیا جائے گا۔ یہ اخروی زندگی ساری ہمارے اعمال سے تیار ہوگی۔ اعمال اچھے ہوں گے تو زندگی بھی اچھی ہوگی۔ اعمال خراب ہوں گے تو وہ زندگی بھی خراب ہوگی۔ وہاں کی نعمتیں لینے کے لائق ہیں۔ اگرچہ یہاں کی زندگی کا ایک ایک لمحہ محنت اور مشقت اور خدا کے حضور گریہ وزاری میں گزارنا پڑے۔ اس ایک ایک لمحہ کی محنت وہاں کروڑوں سال تک جہانی اور آرام کی صورت اختیار کرے گی۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس حقیقت کو سمجھ لیں اور اس زندگی کے لمحات کا صحیح استعمال کریں۔

جہنم کی تکلیف انسانوں کے لئے ناقابل برداشت ہوگی۔ ان کے لئے اس میں رونا اور پیٹنا ہوگا۔ لیکن کوئی ان کی مدد کرنے والا نہ ہوگا کوئی فدیہ ان سے قبول نہ کیا جائے گا۔ اگرچہ وہ دنیا کے برابر سونا ہو۔ حسرت ویاس ان کو گھیرے ہوئے ہوگی۔ وہ دنیا میں واپس جانا چاہیں گے۔ تاکہ اپنی بدعملیوں کی تلافی کر لیں لیکن ان کو واپس نہ بھیجا جائے گا۔ یہاں وہ جن بدعملیوں کو تھوڑی سی محنت اور تکلیف اٹھا کر دور کر سکتے تھے وہاں ان کا علاج جبری اور قہری ہوگا۔ اور ان کے دردناک اپریشن کئے جائیں گے۔ وہ عذاب ایسا نہیں کہ اس سے ڈرا نہ جائے اور یہاں اس کا فکر نہ کیا جائے۔

یہ ہے خلاصہ ایمانیات کے حصہ کا۔ ان کے علاوہ اعمال کے متعلق بھی قرآن کریم ایک مکمل ضابطہ ہے۔ نیکی کیا ہوتی ہے اور بدی کیا۔ ان کی کیا قسمیں ہیں۔ نیکیاں کس طرح حاصل ہوتی ہیں اور بدیوں سے کس طرح بچا جا سکتا ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کے نتائج کیا ہوتے ہیں۔ نیکیوں کی روح تقوےٰ ہے۔ خدا تعالےٰ کی محبت حاصل ہوتی ہے۔ اور محبت الٰہی اصل امن کا مقام ہے۔ یہ تفاصیل قرآن کریم میں موجود ہیں۔ جن کے بیان کرنے کی یہاں گنجائش نہیں۔

قرآن کریم کے بیان میں ایسی دلربائی اور دلکشی ہے کہ اس کے بار بار پڑھنے اور اس پر غور کرنے سے دل اس مولےٰ کریم کی طرف کھنچا جاتا ہے۔ اور ظلمتیں دور ہو جاتی ہیں۔ وہ روحانیت کا ایک ایسا خزانہ ہے جو مالامال کر دیتا ہے۔

مطالعہ قرآن کریم کی اہمیت

پس سب سے پہلی بات جس کی طرف میں نوجوانوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اور وہی ایک بات ان کی سب بیماریوں کا علاج ثابت ہوگی اور ان میں سے مادیت کے زہر کو نکال کر ان میں روحانیت کا تریاق پیدا کرے گی۔ وہ قرآن کریم کا مطالعہ اور اس کے ساتھ محبت ہے۔ اس کے لئے کسی بہت بڑی جدوجہد کی ضرورت نہ ہوگی میرا تجربہ ہے کہ اگر کوشش کی جائے تو چھ ماہ میں قرآن کریم کا ترجمہ آجاتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس کا فہم پیدا ہو جاتا ہے۔ دنیوی علوم کے حاصل کرنے کے لئے کس قدر تکلیف اٹھائی جاتی ہے۔ اور اگر تھوڑی سی تکلیف اس کام کے لئے بھی اٹھائی جائے۔ تو ہمیشہ کا بھلا ہو جاتا ہے۔

ایک زمانہ تھا جب خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارے نوجوانوں کو اس میں امتیاز حاصل تھا قرآن کریم کے ساتھ ان کو خوب تعلق تھا۔ وہ قرآن کریم کے درسوں میں بڑے شوق سے شامل ہوتے تھے اور نوٹ لکھتے اور انہیں یاد کرتے تھے جیسے درسی کتب یاد کی جاتی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ ان میں نیکی اور تقوےٰ تھا۔ اور انہیں میں سے ایسے نکلے۔ جنہوں نے اپنی زندگیاں اسلام کے لئے وقف کیں۔ اور اس وقف کو خوب نبھایا۔ محترم ملک غلام فرید صاحب نے تو اپنی ساری عمر قرآن کریم کی خدمت میں ہی گزاری۔ اللہ تعالےٰ کے بے شمار فضل ان تمام کام کرنے والوں پر ہوں۔ کاش ہمارے نوجوان اب بھی قرآن کریم کے ساتھ اسی قسم کا تعلق رکھیں۔ اور اپنی زندگی کا بڑا مقصد قرآن کریم کا علم حاصل کرنا اور اس پر عمل کرنا بنائیں اس کو بار بار پڑھنے والا ایمان اور عمل دونوں کی دولت سے مالامال ہوتا ہے۔ اور دنیا و آخرت دونوں میں سرخروئی حاصل کرتا ہے دنیوی علوم اس کے مقابلے میں کیا چیز ہیں اور کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کو تو محض قرآن کی خدمت کے لئے حاصل کرنے کا شوق ہونا چاہیئے۔ بے شک اس وقت بھی ایسے نوجوان ہیں۔ جن کو قرآن کریم کے ساتھ حقیقی مس ہے لیکن ان کی تعداد تھوڑی ہے۔ ہمیں یہ تعداد کیسے تسلی دے سکتی ہے۔ ہماری جماعت کو ضرورت تو اس امر کی ہے کہ ہم میں سے کوئی لوگ ایسے نہ رہیں جن کو قرآن کریم کا ترجمہ نہ آتا ہو۔ اور وہ قرآن کریم کے مطلب کو نہ سمجھتے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے لئے قرآن کریم کا سمجھنا بہت آسان کر دیا ہے۔ آپ کی کتابیں قرآنی معارف سے بھری پڑی ہیں۔ ان کو پڑھ کر قرآن کریم سمجھ میں آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہمیں ابتدائی زندگی میں کسی چیز کا شوق نظر آتا ہے تو قرآن کریم کا اور عبادت الٰہی کا جو وہ بھی قرآن کریم کا ہی نتیجہ ہے۔ آپ قرآن کریم کثرت سے پڑھتے اور رقت سے آنسو بہاتے۔ عجیب محبت تھی قرآن کریم کی جو آپ کو دی گئی تھی۔ یہی محبت آپ کے سب مدارج کا موجب بنی۔ اور اسی کی وجہ سے محبت الٰہی اور محبت رسول آپ کے رگ و ریشہ میں داخل ہوئی۔ قرآن کی زبان بھی آپ کو خاص طور پر خدا تعالےٰ کی طرف سے سکھائی گئی اور آپ اس کی باریکیوں کا علم دیئے گئے۔ اسلام کے غلبہ کا مواد بھی آپ کو سب قرآن ہی سے ملا اور قرآن کا ہتھیار ہی آپ نے ہمیں دجال کے مقابلے کے لئے دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ بھی قرآنی ذوق سے مخمور تھے۔ آپ کی ساری عمر کا لب لباب بھی قرآن کریم کا پڑھنا اور پڑھانا ہی تھا۔ فرمایا کرتے کہ میں دن میں کئی کئی مرتبہ قرآن پڑھتا ہوں۔ آپ کے درس قرآن کے نوٹ اگرچہ بہت مختصر ہیں لیکن پُر معارف اور لذت بخش ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بھی قرآن کریم کا علم خاص طور پر دیا گیا۔ آپ نے قرآنی معارف کے چشمے بہا دیئے۔ تفسیر کبیر جیسی تفسیر پہلے کوئی موجود نہیں کم وقت والوں کے لئے تفسیر صغیر بھی تصنیف فرما دی۔ درس قرآن بھی خوب دیئے۔ دو مرتبہ تو پورا ایک ایک مہینہ پانچ پانچ چھ چھ گھنٹے روزانہ درس دیا۔ ان میں سے دوسرے میں یہ عاجز بھی موجود تھا۔ پہلے درس کے نوٹ مرتب شدہ میں نے ویسے نقل کر لئے یہ سب سہولتیں ہمیں قرآن کریم سمجھنے کے لئے دی گئی ہیں۔ ہمیں ان سے فائدہ اٹھانا چاہیئے

تربیت کا دوسرا اہم ذریعہ

دوسرا ذریعہ جو میں نوجوانوں کی تربیت و اصلاح کے لئے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ ہے۔ قرآن کریم کے ساتھ ساتھ ہم ان کتب کو پڑھیں۔ تو یہ قرآن کریم کے فہم میں مدد دیتی ہیں۔ اور ہمارے ایمان کی جڑیں زیادہ مضبوط ہوتی ہیں۔ ان کتابوں میں کہیں اللہ تعالےٰ کی صفات اور اس کی محبت کا ذکر ہے۔ کہیں اس کے قرب حاصل کرنے کے ذرائع بتائے گئے ہیں۔ کہیں اسلام کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ کہیں اسلام کی فوقیت ثابت کی گئی ہے۔ کہیں اسلام پر وارد شدہ اعتراضات کے جواب دیئے ہیں۔ کہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت اور افضلیت پر دلائل دیئے ہیں۔ کہیں کلام الٰہی کی خاصیتیں واضح کی ہیں۔ کہیں قسموں کی حکمت بتائی ہے۔ کہیں کلام الٰہی کے نزول کے طریقوں پر روشنی ڈالی ہے۔ اور اس کی تاثیریں بیان کی ہیں۔ اسی طرح فرشتوں اور اخروی زندگی کے دلائل دیئے ہیں۔ غرض ایمانیات کے سارے پہلو ایسے رنگ میں بیان فرمائے ہیں کہ ان کی حقیقت سامنے آجاتی ہے۔

اسی طرح نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل نہایت عمدگی کے ساتھ دی گئی ہے اور نیکیوں کے کرنے کے لئے کمال درجہ تحریص دلائی گئی ہے۔ اور بدیوں سے نفرت دلائی گئی ہے۔ کہیں ایک چیز کے بیان میں فرماتے ہیں کہ مجھ سے سمجھو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں اس وقت یوں معلوم ہوتا ہے کہ واقعی وہ خدائے ذوالجلال آسمان سے بول رہا ہے۔

تمام دینی امور کے متعلق آپ کا بیان ایسا رنگ رکھتا ہے کہ وہ دلوں میں اترتا جاتا ہے۔ اگر کوئی شوق رکھتا ہے کہ اسے معرفت الٰہی حاصل ہو اور وہ اپنی زندگی کا مقصد پورا کرے تو وہ ان کتابوں کو پڑھے۔ اگر کسی کو یہ تڑپ ہے کہ اسے اللہ تعالےٰ کی محبت حاصل ہو تو وہ ان کتابوں کی گہرائی میں جائے اللہ تعالےٰ کی محبت اور اس کی کیفیات کا نقشہ کھینچتے آپ کی قلم میں دریا کی سی روانی پیدا ہو جاتی ہے ایک بے اختیاری نظر آتی ہے جو روکنے سے رُک نہیں سکتی۔ دل بے قابو ہو کر اس کی کیفیات کو بیان کرتا چلا جاتا ہے۔ قرآن کریم اور حدیث رسول کے علاوہ کسی جگہ یہ روانی نظر نہیں آتی یوں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اور اس کی محبت کا ذکر کرتے ہی کوئی آگ بھڑک اٹھتی ہے جو آپ کے تمام وجود کا احاطہ کر لیتی ہے اور آپ کی قلم سے وہ کچھ نکلواتی ہے جو انسان کی اپنی طاقت میں نہیں ہوتا۔

محبت الٰہی کے بعد سب سے زیادہ آپ کے جذبات محبت اس وقت مشتعل ہوتے ہیں۔ جب آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرما رہے ہوں۔ آپ کے محاسن کے بیان میں

آپ نے وہ کچھ لکھا ہے جو پچھلے تیرہ سو سال میں نہیں لکھا گیا۔ اگر اشعار میں ذکر فرمایا ہے تو شعر کے بعد شعر چلتا چلا جاتا ہے اور اگر نثر میں ذکر کیا ہے تو فقرہ کے بعد فقرہ۔ نہ اس محبتِ رسول کی کوئی حد معلوم ہوتی ہے اور نہ اس اظہار محبت کی۔

محبتِ الٰہی اور محبتِ رسول کے میدان کے شاہسوار

یہ دو میدان ہیں جو آپ کے لئے مخصوص ہیں یعنی محبتِ الٰہی اور محبتِ رسول کا۔ کسی کی کیا مجال جو ان میں آپ کا مقابلہ کر سکے۔ آپ ان دونوں میدانوں کے شہسوار نظر آتے ہیں۔ آپ کی زندگی کا خلاصہ ہی یہ معلوم ہوتا ہے کس کس طرز سے آپ نے ان جذبات محبت و عشق کا اظہار کیا ہے وہ آپ کی کتابیں دیکھنے کے ساتھ ہی تعلق رکھتا ہے۔ ان کے پڑھنے والوں کو بھی یہ عبارتیں اپنی رو میں بہا کر لے جاتی ہیں اور انہیں گناہوں کی پلیدی سے پاک کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بے انتہا رحمتیں اور برکتیں ہوں خدا کے اس مامور پر جس نے اپنے آقا اور محبوب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ فیض حاصل کر کے ہم تک پہنچایا اور پیاسی روحوں کو سیراب کیا۔ اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

اس عاجز نے قریباً ۱۰ سال کی عمر میں خواب میں دیکھا کہ کسی نے مجھے دودھ کا ایک پیالہ دیا ہے۔ میں نے اسے پیا تو وہ اس قدر لذیذ تھا کہ میں اس کی لذت کو بیان نہیں کر سکتا۔ اٹھنے کے بعد میں نے سارا دن اس لذت کو محسوس کیا۔ میں نے اسی زمانہ میں قرآن کریم اور مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کو پڑھنا شروع کیا تو بعض اوقات مجھے محسوس ہوتا کہ گویا وہی لذت میرے منہ میں آ رہی ہے۔ چنانچہ ایک لمبا عرصہ یہ کتابیں میری غذا رہیں۔ میں نے ان کو پڑھا اور بار بار پڑھا اور ان کے خلاصے تیار کئے۔ عربی کتابوں کا بھی ایک ایک لفظ دیکھا اور حل کیا۔ اور انہیں عجیب پایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ایک ایک لفظ میں زندگی رکھی ہے۔ یہ سچ اور بالکل سچ ہے۔ جس کا جی چاہے تجربہ کرے۔ یہ زندگی آپ کو قرآن سے ملی ہے۔ کاش ہم ان کتابوں کی قدر کو پہچانیں اور ان سے زندگی حاصل کریں اے اللہ تو اپنے رحم و کرم سے ہم سب کو اس کی توفیق دے۔

اسلام کے غلبہ کا جو مواد آپ نے اپنی کتابوں میں جمع کیا ہے وہ قیامت تک اسلام کے منکروں کو شرمندہ اور ذلیل کرتا رہیگا اگرچہ وہ کتنے بڑے فلاسفر یا عقلمند ہوں خدائے عظیم کی بھی کیا شان ہے کہ ایک دور افتادہ اور کوردیہہ کے رہنے والے کو وہ علم دیا جو تیرہ سو سال میں اور کسی کو نہ ملا۔

ہمارے نوجوان اگر ان کتابوں کو توجہ سے پڑھیں تو اللہ تعالیٰ ان کے ذہنوں کو روشن کرے گا اور ان کی روحوں کو صیقل۔ اگر وہ مادیت کے گندے اثرات اور زہریلے ماحول سے بچ سکتے ہیں تو ان کتابوں کی تاثیر سے۔ اگر وہ اپنی زندگیوں میں اور دنیا میں انقلاب پیدا کر سکتے ہیں تو ان کتابوں کے ذریعے۔ اگر وہ اسلام کی صحیح رنگ میں خدمت کرنا چاہتے ہیں تو ان کتابوں میں سے لئے ہوئے علم سے جو قرآنی علوم کا آئینہ ہے۔ پس اٹھو اور جلدی کرو اور اس چشمہ سے سیراب ہو اور اس نبیوں کے سردار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ان گنت درود بھیجو جس کی غلامی میں آپ کو یہ فیض حاصل ہؤا جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے:-

این چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحرِ کمال محمد است
این آتشم ز آتش مہر محمدیست
وین آبِ من ز آب زلال محمد است

(باقی)

ضروری اعلان

جو احباب ربوہ میں بذریعہ ایجنسی اخبار الفضل لیتے ہیں جب رقم ادا کریں تو ہماری چھپی ہوئی رسید حاصل کیا کریں۔ بغیر رسید کے رقم ہرگز ادا نہ کریں۔

ایجنٹ الفضل
ملک جی برادرز گولبازار ربوہ

(لیڈر - بقیہ ص۲)

زندگی کی طرف اشارہ کیا ہے جب بہت سے مومنین کی معیت ہوئی جنہوں نے کفار کے ساتھ جنگ کئے حضرت موسیٰ نے آنحضرت کا نام محمد بتلایا صلے اللہ علیہ وسلم۔ کیونکہ حضرت موسیٰ خود بھی جلالی رنگ میں تھے اور حضرت عیسےٰ نے آپ کا نام احمد بتلایا۔ کیونکہ وہ خود بھی ہمیشہ جمالی رنگ میں تھے۔ اب چونکہ ہمارا سلسلہ بھی جمالی رنگ میں ہے اس واسطے اس کا نام احمدی ہؤا۔

جمعہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیدا ہونے کا دن تھا اور یہی متبرک دن تھا۔ مگر پہلی امتوں نے غلطی کھائی کسی نے شنبہ کے دن کو اختیار کیا کسی نے یکشنبہ کے دن کو۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اصل دن کو اختیار کیا۔ ایسا ہی اسلامی فرقوں نے غلطی کھائی کسی نے اپنے آپ کو حنفی کہا اور کسی نے مالکی اور کسی نے شیعہ اور کسی نے سنّی۔ مگر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صرف دو ہی نام تھے محمد اور احمد صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے دو ہی فرقے ہو سکتے ہیں۔ محمدی یا احمدی۔ محمدی اس وقت جب جلال کا اظہار ہو احمدی اس وقت جب جمال کا اظہار ہو۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۰۸ و ۲۰۹)

ہم متذکرہ بالا مراسلہ نگار سے پوچھتے ہیں کہ وہ کون اسلامی اخلاق ہے جس کی رو سے ایک فرد یا جماعت اس نام سے نہ پکاری جائے جو وہ خود پسند کرتی ہے۔ جہاں تک قرآن کریم کی تعلیمات کا تعلق ہے اس کی رو سے تو کسی کو اصل نام بدل کر تحقیر وغیرہ کے لئے اپنا نام دے کر پکارنا گناہ ہے۔ زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اسلامی نظام کے قیام کے داعی ہیں۔ مگر "لاتنابزوا بالالقاب" ان کے اخلاق میں کوئی بات ہی نہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب یہ لوگ ذرا ذرا سی بات میں اتنے بد اخلاق اور بددیانت ہیں تو بڑی بڑی باتوں میں ان سے کیا امید کی جا سکتی ہے؟

دوسری بات جو اس مراسلہ سے ظاہر ہوتی ہے وہ ان لوگوں کی احمدیت سے سخت مرعوبیت کو ظاہر کرتی ہے۔ چونکہ یہ لوگ خود اسلام کا کوئی کام نہیں کر رہے اور احمدی خدا تعالےٰ کے فضل سے اپنی بساط سے بڑھ کر کام کر رہے ہیں۔ اس لئے بجائے اس کے کہ یہ لوگ خود اسلام کا کوئی کام کر کے دکھائیں۔ جماعت احمدیہ کو بزعم خود نقصان پہنچانا ہی اپنا اسلامی فرض سمجھتے ہیں۔ مگر ان کو شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا قول یاد رکھنا چاہیئے کہ ؎

محال است کہ ہنر منداں بمیرند
و بے ہنراں جائے ایشاں بگیرند

تاریخ احمدیت کے متعلق

جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب صدر جنرل اسمبلی کی رائے

مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی ہے کہ تاریخ احمدیت حصہ سوم چھپ گئی ہے۔ میں نے پہلی دو جلدوں کے متعلق اپنا تاثر ان الفاظ میں بیان کیا تھا کہ تاریخ احمدیت کو پڑھنے سے مجھے یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت اقدس میں کئی گھنٹے متواتر گزار کر اٹھا ہوں۔

تیسری جلد میں ابھی نہیں پڑھ سکا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ جلد پہلی دو جلدوں سے بھی بڑھ کر مؤثر اور مفید ہوگی۔ میں خود بے صبری سے اسے پڑھنے کا مشتاق ہوں اور امید کرتا ہوں کہ نکتہ دان احباب اسے جلد سے جلد پڑھنے اور اس سے مستفید ہونے کے مشتاق ہوں گے

پس میں بہت زور سے جماعت کے نوجوانوں اور بڑے لوگوں کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور میرے دل میں بہت درد ہے کہ وہ اس موقع سے جو تاریخ احمدیت کے چھپنے سے میسر آگیا ہے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔

اعلان نکاح

ظفر احمد صاحب ولد حاجی بشیر محمد صاحب قصور کا نکاح انور افتخار بنت محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم ربوہ کے ہمراہ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب نے مورخہ ۲۹/۱۲/۶۲ کو مسجد محلہ دار الرحمت غربی میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

(رانا محمد داؤد۔ ریلوے روڈ لاہور)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء کی مختصر روئداد

۲۷ر دسمبر ۶۲ء جلسہ سالانہ کا دوسرا دن

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز یعنی مورخہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۶۲ء کو صبح کا اجلاس ٹھیک ساڑھے نو بجے اس حال میں شروع ہوا کہ گذشتہ روز کی شدید سردی، سرد ہواؤں اور بادلوں کے برعکس دھوپ خوب نکلی ہوئی تھی اور موسم مجموعی لحاظ سے بہت خوشگوار تھا اس اجلاس میں صدارت کے فرائض مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے سابق جج محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب نے ادا فرمائے۔

پہلا اجلاس

پہلے اجلاس کی کارروائی حسب معمول تلاوتِ قرآن مجید سے شروع ہوئی جو مکرم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل نے کی۔ بعد ازاں بشیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نظم "نوجوانوں سے خطاب" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

تین ایمان افروز تقاریر!

بعد ازاں مختلف علمی اور تبلیغی موضوعات پر تین نہایت اہم اور ایمان افروز تقاریر ہوئیں۔ سب سے پہلے مکرم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے (کینٹب) نے "اسلام اور مفکرین مغرب" کے موضوع پر احباب سے خطاب فرمایا۔ آپ نے نہایت ماہرانہ انداز میں زمانہ حال کے یورپی مستشرقین کو تین مختلف اقسام میں تقسیم کرکے اسلام کے متعلق ان کے نظریات پر روشنی ڈالی اور واضح فرمایا کہ ان کے نظریات میں کس حد تک تبدیلی واقع ہوئی ہے اور کن امور میں ابھی تک روایتی تعصبات اور قومی تفاخر کی جھلک موجود ہے مغربی مفکرین اور اسلام کے متعلق ان کے نظریات کا یہ تجزیہ بہت پر مغز اور فکر انگیز تھا اور ساتھ ہی بہت دلچسپ بھی۔

آپ کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح وارشاد نے بہت عالمانہ اور ولولہ انگیز پیرائے میں احباب سے خطاب فرمایا آپ کی تقریر کا موضوع تھا "جماعت احمدیہ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ"

جماعتِ احمدیہ کے متعلق بالعموم جو غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں اور بالخصوص حال ہی میں مخالفین کی طرف سے جو غلط فہمیاں پھیلانے کی کوشش کی گئی ہے آپ نے ان میں سے ایک ایک غلط فہمی کا اس قدر مؤثر اور مدلل طریق پر ازالہ فرمایا کہ سامعین جھوم اٹھے،

آخر میں مکرم مولوی محمد صادق صاحب مبلغ انڈونیشیا و سنگاپور نے "ملایا اور انڈونیشیا کے مذہبی حالات" پر ایک بہت دلچسپ اور ایمان افروز تقریر کی آپ نے ان دونوں ممالک میں تبلیغ اسلام اور ان کے خوشکن نتائج سے متعلق بہت سے ایمان افروز واقعات سنائے جنہیں احباب نے بہت دلچسپی اور توجہ کے ساتھ سنا (مذکورہ بالا تینوں تقاریر کا مکمل متن آئندہ اشاعتوں میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا۔)

مکرم مولوی محمد صادق صاحب کی تقریر کے بعد بارہ بجے دوپہر کے قریب ۲۷ر دسمبر کے اجلاسِ اول کی کارروائی مکمل ہوئی اور محترم صاحب صدر نے اجلاس برخاست ہونے کا اعلان فرمایا تاکہ احباب ظہر و عصر کی باجماعت نمازیں ادا کر سکیں۔

خوشخبری:۔ اِس اجلاس کے دوران صاحب صدر محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب نے احباب کو یہ خوشخبری سنائی کہ خلافت ثانیہ کے مبارک عہد میں انگریزی تفسیر القرآن کا جو عظیم الشان کام شروع ہوا تھا وہ اب آخری مرحلہ میں پہنچ گیا ہے اور آخری پانچ پاروں کے تفسیری نوٹ بھی مکمل ہو گئے ہیں اور اب انڈکس تیار ہو رہا ہے امید ہے یہ جلد مجلس مشاورت کے موقع پر احباب کو مل سکے گی آپ نے بتایا کہ قرآن مجید کی یہ تفسیر مجموعی طور پر تین ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔ آپ نے انگریزی تفسیر القرآن کے موجودہ ایڈیٹر محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے۔ کے لئے دعا کی پرزور تحریک بھی فرمائی اور فرمایا کہ محترم ملک صاحب کو دل کا عارضہ ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے ان کی خدمت کو قبول فرمائے اور مزید خدمت کی توفیق سے نوازے

محترم شیخ صاحب موصوف نے اِس موقع پر بعض دیگر کتب خریدنے اور ان سے استفادہ کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی ان میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُرمعارف ملفوظات کی چار جلدیں، تاریخ احمدیت کی تیسری جلد، شرح صحیح بخاری جزو ششم، محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی کتاب "زندہ کتاب اور زندہ رسول" اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی حالیہ تصنیف "مذہب کے نام پر خون" وغیرہ بیش قیمت کتب شامل تھیں۔

دوسرا اجلاس

۲۷ر دسمبر کا دوسرا اجلاس نماز ظہر و عصر کے بعد جو محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جمع کرکے پڑھائیں قریباً دو بجے مکرم قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے سابق صدر شعبہ نفسیات کراچی یونیورسٹی کی زیر صدارت شروع ہوا حافظ قاری فتح محمد صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی جس کے بعد مبشر احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی روح پرور نظم ؎

تعریف کے قابل ہیں یا رب تیرے دیوانے

نہایت خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی

اہم دینی موضوعات پر تقاریر تلاوت و نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے!

"غیر شرعی رسوم اور ان کا ازالہ"

کے موضوع پر اپنی تقریر شروع فرمائی آپ نے اپنی تقریر میں قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی روشنی میں توحید حقیقی کے مفہوم کو عمدگی کے ساتھ واضح فرمایا۔ اور بتایا کہ رسم پرستی اور توحید کبھی ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں آپ نے بتایا کہ رسم پرستی کیا ہے اور کن ذرائع سے ہم اس سے بچ سکتے ہیں آپ کی تقریر شروع سے آخر تک جذب و اثر کی ایک خاص کیفیت اپنے اندر رکھتی تھی۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل تقریر کے لئے تشریف لائے آپ کی تقریر کا موضوع "فضائل قرآن مجید" تھا آپ نے اپنی تقریر میں صحف سابقہ میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآن مجید کے نزول کی خوشخبریوں کا ذکر کرنے کے بعد قرآن پاک کے دس ایسے فضائل نہایت شرح و بسط کے ساتھ پیش کئے جن سے واضح ہو جاتا تھا کہ قرآن مجید تمام آسمانی صحائف میں منفرد اور نرالی شان رکھتا ہے اور عدیم المثال خصوصیات کا حامل ہے۔

مولانا ابوالعطاء صاحب کی فاضلانہ تقریر کے بعد پروگرام کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے "ارتقائے انسانیت اور ہستی باری تعالیٰ" کے موضوع پر اپنا لیکچر شروع فرمایا آپ نے پہلے اس موضوع کی اہمیت واضح فرمائی اور پھر مختصر۔ مگر بڑی جامعیت کے ساتھ بتایا کہ ارتقائے انسانی سے اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات پر کیا روشنی پڑتی ہے اور قرآن کریم میں بیان فرمودہ پیدائش انسانی کا نظریہ کس حد تک ارتقائے انسانی کے نظریہ کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے آپ نے ثابت کیا کہ ایک مومن جوں جوں عجائبات قدرت کا مطالعہ کرتا ہے اپنے خالق و مالک کے حسن کے نئے نئے نظارے اس پر روشن ہوتے چلے جاتے ہیں اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں بے اختیار ہو کر پکار اٹھتا ہے کہ ؎

کیا عجب تو نے ہر اک ذرے میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

درخواستہائے دعا

۱- میرے والد مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب آف کوئٹہ ٹائیفائیڈ بخار میں مبتلا ہیں احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کو جلد شفا دے۔

(خاکسار عبدالمالک جامعہ احمدیہ ربوہ)

۲- مکرم حکیم محمد زاہد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شورکوٹ شہر جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں بعارضہ بلڈ پریشر وغیرہ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں احباب جماعت اور خصوصاً درویشان قادیان کی خدمت میں حکیم صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے (محمود احمد سیکرٹری مال شورکوٹ)

۳- جماعت احمدیہ گھنوکے ججہ کے پریذیڈنٹ حکیم محمد رشید صاحب جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں۔ بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ۔ درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمد حلیم قائد مجلس خدام الاحمدیہ گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ)

۴- میں تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو نیز میری والدہ محترمہ اور ہمشیرہ کو جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔

خاکسار محمد اسلم خاں درویش
اوپیٹر ٹیوب ویل نہر تنگلہ۔ چوہڑکانہ منڈی

۵- چار ماہ سے میں ایک پریشانی میں مبتلا ہوں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری یہ تکلیف رفع کر دے

(چوہدری عبدالعزیز سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دولووالی۔ ضلع گوجرانوالہ)

۶- خاکسار ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے جس کی وجہ سے ملازمت سے بھی جواب مل گیا ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ میری باعزت بریت کے لئے دعا فرما دیں۔

عبدالواحد چوہدری آف بدوملہی ضلع سیالکوٹ

فہرست السابقون الاولون تحریک جدید سال ۱۹/۲۹

احباب جن مجاہدین نے ابتدائے سال ہی میں اپنا چندہ تحریک جدید سو فیصدی ادا فرمایا ہے ان کی فہرست ہدیہ قارئین کی جاتی ہے جملہ احباب کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

روپے

مکرمہ نصیرہ فاطمہ صاحبہ اہلیہ مولوی ظہور حسین صاحب ربوہ ۱۰-۰۰
" اہلیہ چوہدری غلام رسول صاحب ٹیچر " ۱۰-۰۰
مکرم خواجہ ثناء اللہ صاحب گلگت آزاد کشمیر ۵-۰۰
" مبارک احمد صاحب ہاشمی " " ۱۰۰-۰۰
مکرمہ بیگم صاحبہ " " ۱۵-۰۰
مکرم بشیر احمد صاحب " " ۶-۰۰
مکرمہ بیگم فقیر محمد صاحب " " ۱۰-۰۰
مکرم قیصر خاں صاحب طارق " " ۱۲-۰۰
" غلام نبی صاحب چک ۱۸ بھوڑد شیخوپورہ ۱۲-۰۰
" حکیم محمد حیات " " ۷-۵۰
" عبدالمجید صاحب " " ۶-۰۰
" غلام رسول صاحب " " ۶-۰۰
" غلام محمد صاحب " " ۵-۶۲
" محمد طفیل صاحب " " ۶-۰۰
میاں احمد الدین صاحب " ۶-۵۰
" صوبیدار عبدالرحمن صاحب خانقاہ ڈوگراں " ۶-۵۰
" چوہدری اللہ رکھا صاحب اوورسیر بنگلہ " ۱۵-۰۰
" عبداللہ منہاس صاحب چک ۱۸ بھوڑد ۷-۰۰
" غلام احمد صاحب گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ ۵-۴۳
خواجہ عبدالسبحان صاحب " " ۶-۱۲
" عبدالعزیز صاحب " " ۶-۱۲
" ال وعیال " " ۶-۵۰
مکرم قاری عبدالخالق صاحب ہری پور ضلع ہزارہ ۵-۰۰
" محمود احمد صاحب بسمل چک ۹/۱۰-R ضلع ملتان ۵-۲۵
مکرمہ حمیدہ ضیاء صاحبہ " " ۵-۱۲
" سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ دارالصدر ربوہ ۳۹۰

از حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب رضی اللہ عنہ ۱۱۰-۰۰
مکرم محمد شفیع صاحب پرانی انارکلی لاہور ۶-۰۰
" محمد صادق صاحب آزاد الدین " ۱۲-۰۰
" ڈاکٹر ضیاء اللہ صاحب گجرات ۸۱-۰۰
" منشی محمد ابراہیم صاحب گجرات ۷-۶۲
" غلام رسول محمد اسمٰعیل صاحبان چک ۸۴ سرشمیر روڈ ۶-۱۹
کھیوان دکاندار سرشمیر روڈ ۶-۵۰
مکرمہ غفوراں بی بی صاحبہ " ۵-۵۰
مکرم میاں بوٹے خاں صاحب صحابی موذن دارالرحمت ربوہ ۶-۰۰
مکرم ملک فضل حق صاحب پیر کالونی کراچی ۵۶-۰۰
" خواجہ محمد اسلم صاحب ناظم آباد " ۴۰-۰۰
" خواجہ محمد اکرم صاحب " " ۱۴-۰۰
" خواجہ عبدالرب انور صاحب صدر " ۵-۶
مکرمہ اہلیہ صاحبہ منشی محمد حسین صاحب ڈرگ " ۲۹-۰۰
مکرم جمیل احمد صاحب بٹ لیاقت آباد کراچی ۶-۰۰

مکرمہ طیبہ مبارکہ صاحبہ ناظم آباد کراچی ۵-۱۲
مکرم ابوالفیض محمد اسحٰق صاحب " ۵-۰۰
" احمد شجاع صاحب ہاؤسنگ " ۵-۰۰
" بشیر احمد صاحب منوڑہ " ۶-۰۰
" سعید احمد صاحب قریشی لانڈھی " ۵-۰۰
" محمد یعقوب صاحب قیس مینائی " ۸-۵۰
" عبدالخالق صاحب ڈی مارکیٹ " ۵-۰۰
محمد اسلام صاحب کورنگی " ۸-۰۰
" عبدالقاسم صاحب بنگالی مالیر " ۲۲-۰۰
چوہدری اللہ بخش صاحب پیر وچی ضلع تھرپارکر ۱۰-۳۷
" محمد رمضان صاحب " " ۵-۵۰
" سلطان احمد صاحب " " ۵-۳۷
" منشی فضل دین صاحب " " ۱۴-۵۰
" عبدالعزیز صاحب " " ۱۴-۵۶
" عبدالرشید صاحب " " ۵-۴۴
" عبدالسلام صاحب " " ۵-۴۴
" مکرم دین محمد صاحب " " ۷-۶۲
" محمد اقبال صاحب " " ۵-۵۰
" محمد شفیق صاحب " " ۵-۲۵
" عبداللطیف صاحب " " ۵-۵۰
" مختار احمد صاحب " " ۵-۷۵
" سعید احمد صاحب " " ۶-۸۷
" میاں جان محمد صاحب " " ۱۲-۷۵
" میاں منظور احمد صاحب " " ۵-۶۲
" دین احمد صاحب " " ۶-۵۰
" سلطان احمد صاحب " " ۵-۶۲
" مبارک احمد صاحب " " ۵-۴۴
" محمود احمد صاحب " " ۵-۰۰
" صوفی محمد یعقوب صاحب گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ ۹-۸۷
" سید ظہور احمد شاہ صاحب دارالرحمت غربی ربوہ ۴۸-۸۷

ولادت

میرے فرزند اکبر عزیز ہارون الرشید ڈسٹرکٹ مینجر آر ایس سی کو ٹوبہ ٹیک سنگھ (لائل پور) میں مورخہ ۲۷ دسمبر ۶۲ء بروز ہفتہ اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے جو خاکسار کا پہلا پوتہ اور مرحوم میر مرید احمد صاحب تالپور کا نواسہ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک نصیب صاحب عمر و صحت اور حسنات دارین سے بہرہ ور کرے خاندان اور سلسلہ کے لئے موجب خیر و برکت ہو آمین۔

خاکسار رشید احمد ارشد عفی عنہ
ریٹائرڈ صدر انجمن احمدیہ "رشید منزل" ربوہ

مرحومہ اہلیہ کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام

تعمیر مساجد اور اشاعت اسلام کے صدقہ جاریہ میں حصہ لینا

مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب بی ایس سی ابن مکرم ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کی اہلیہ صاحبہ سیدہ سلیمہ تسنیم صاحبہ بی اے جب سے فوت ہوئی ہیں ان کی طرف سے مکرم سید ظہور احمد صاحب متعدد صدقات جاریہ کی مدات مثلاً تعمیر مساجد وغیرہ میں حصہ لے چکے ہیں اب انہوں نے مرحومہ بیوی کو تحریک جدید دفتر دوم کا ثواب پہنچانے کے لئے مرحومہ کی طرف سے دفتر دوم کے انیس سالوں کا چندہ ادا کرنے کا اہتمام فرمایا ہے چنانچہ اس صدقہ جاریہ میں ۱۰۵۲۶۹ روپے ادا فرمائے گئے ہیں جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء ایصال ثواب کے خواہشمند اس نیک نمونہ سے فائدہ اٹھائیں۔

قارئین کرام شاہ صاحب موصوف اور ان کی مرحومہ بیوی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان پر اپنا فضل و کرم فرمائے اور مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں مقام خاص عطا فرمائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

دعائے مغفرت

۱۔ میرے تایا جان مکرم بابو غلام رسول صاحب (سابق چیف گڈس کلرک ریلوے) عرصہ پانچ چھ سال بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۰ دسمبر بروز جمعرات لاہور میں بعمر ۶۲ برس اس جہان فانی سے رخصت فرما گئے۔ آپ کا جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا بعد نماز جمعہ مکرم جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعد نماز مغرب آپ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا

احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے

(خاکسار ملک منصور احمد عمر عفی اللہ عنہ۔ دارالرحمت شرقی ربوہ)

۲۔ میری خوش دامن محترمہ حاجیہ صالح بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت قاضی فضل کریم صاحب بھیروی قریباً ۸۲ سال کی عمر میں اپنے مکان پر بمقام سرگودھا اچانک ۱۲-۱۲-۶۲ کو وفات پا گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون مرحومہ نماز روزہ کی پابند اور تہجد گذار مخیر خاتون تھیں۔ ان کے فرزند قاضی فضل الٰہی صاحب کلکتہ کی جماعت کی خدمت کرتے رہتے ہیں۔ دعائے مغفرت و بلندی درجات فرمائی جاوے۔

(خاکسار رشید احمد ارشد عفی عنہ حال مقیم طارق آباد)

۳۔ مکرم حافظ مشتاق احمد صاحب ولد مکرم حاجی جلال الدین صاحب مرحوم ساکن میانی ضلع سرگودھا ۱۵ دسمبر ۶۲ء کی رات کو ۳ بجے فوت ہو گئے تھے اگلے روز مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے ان کا جنازہ پڑھایا اور مرحوم کو احمدیہ قبرستان میں دفن کر دیا گیا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم گلے کے کینسر سے بیمار تھے اسی رات کراچی سے بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ پہنچے تھے اور رات ہی کو فوت ہو گئے آپ محترم چوہدری مختار احمد صاحب ایاز مشرقی افریقہ کے بڑے بھائی اور مخلص احمدی تھے احباب کرام سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور مرحوم کے سب متعلقین کا حافظ و ناصر ہو۔

(خاکسار محمد سعید صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

مکرم سید شریف احمد صاحب ولد سید رسول شاہ صاحب وصیت نمبر ۱۱۲۶۵ سابقہ سکونت پنڈ ٹوڈی ڈاکخانہ تکیال ضلع جہلم (۲) رسول ضلع گجرات کے موجودہ ایڈریس کا کسی صاحب کو علم ہو یا موصی خود اس اعلان کو پڑھے تو وہ اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر کو مطلع فرمائیں تاکہ ان سے ان کی وصیت کے بارہ میں خط و کتابت کی جائے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۲۔ جنوری۔ صدر آزاد کشمیر مسٹر کے ایچ خورشید نے پنڈت نہرو کے اس بیان کو انتہائی لغو قرار دیا ہے جو انہوں نے کشمیر پر بھارت کا قانونی حق ثابت کرنے کے لئے دیا تھا انہوں نے کہا ہے کہ پنڈت نہرو کشمیر میں استصواب کے معاملہ میں مذہب پر بار بار زور دے کر خود اس مسئلہ کو فرقہ وارانہ رنگ دے رہے ہیں کشمیر لبریشن لیگ کی مجلس عاملہ نے کل اپنی ایک قرارداد میں کہا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کی فوجی امداد سے بھارت کے غیر جمہوری اور اقتدار کے حریص عناصر کو تقویت پہنچے گی اور اس طرح مسئلہ کشمیر کا پر امن حل خطرہ میں پڑ جائے گا۔

• پیکنگ ۲۔ جنوری۔ نیا چین خبر رساں ایجنسی نے آج لہاسہ سے خبر دی ہے کہ تبت کے علاقہ میں متعین چینی سرحدی محافظوں نے کل جنگ کے مقام پر ایک سو ساٹھ بیمار اور زخمی بھارتی قیدیوں کو رہا کر دیا۔

• پیرس ۲۔ جنوری۔ پانچ مسلح ڈاکوؤں نے گذشتہ رات پیرس میں ایک جوہری کی دکان پر ہلہ بول دیا اور ساڑھے تیرہ لاکھ روپے کے زیورات لے اڑے۔ انہوں نے دکان کے مسلح محافظ پر گولیاں چلائیں جس سے اسکے ہاتھ اور ٹانگ پر زخم آئے بعد ازاں ڈاکو ایک کار میں بیٹھ کر فرار ہو گئے فرانس میں ڈکیتی کی یہ سب سے بڑی واردات ہے۔

• روم ۲ جنوری۔ آج جبکہ شمالی اٹلی میں غضب کی سردی تھی سسلی (جنوبی اٹلی) میں لوگ گرمی سے گھبرا کر ساحل سمندر پر چلے گئے اور سمندر میں غسل سے گرمی سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ صرف پانچ دن پہلے سسلی میں برف پڑ رہی تھی اور لوگ سردی سے ٹھٹھر رہے تھے لیکن گذشتہ تین روز سے صحرائے اعظم کی جانب سے گرم ہوا چلنے لگی ہے جس کے باعث سردی گرمی میں تبدیل ہو گئی ہے۔

• لندن ۲ جنوری۔ اخبار لندن ٹائمز نے اپنی کل کی اشاعت میں لکھا ہے کہ جس جذباتی فضا میں غیر جانبداری، بھارت میں پروان چڑھی تھی وہ ختم ہو چکی ہے لیکن بھارت کی طرف سے مغربی ملکوں کی مکمل حمایت اس کی جگہ نہیں لے گی۔

• لندن۔ ایک نامعلوم جرمن سفیر نے ۱۹۳۶ء میں ایڈ ولف ہٹلر کو بتایا تھا کہ شاہ ایڈورڈ ہشتم (اب ڈیوک آف ونڈسر) نازی جرمنی اور برطانیہ کے اتحاد کے پر زور حامی ہیں اور اس کے لئے وہ کام کرنا چاہتے ہیں اپنی حکومت کی رائے سے بے نیاز ہو کر شاہ ذاتی طور پر ہٹلر سے ملنے کے متمنی بھی ہیں۔ یہ یادداشت خارجہ پالیسی کی ان دستاویزات میں سے ایک تھی جو جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد اتحادیوں کے ہاتھ لگی۔ ہٹلر کے برسر اقتدار آنے کے دور سے تعلق رکھنے والی دستاویزات پچھلے دنوں امریکہ فرانس اور برطانیہ کی حکومتوں نے شائع کی ہیں۔

اعلانات نکاح

۱۔ میرے برادر نسبتی ملک فیض محمد اسسٹنٹ مینیجر ملک ٹریڈرز گوجرانوالہ ابن ملک محکم ملک، ولی محمد ساکن جاملکے چیمہ تحصیل ڈسکہ کا نکاح ہمراہ نصرت جہاں بیگم بنت ملک اللہ داد صاحب نمبردار ضلع سیالکوٹ بعوض مبلغ ڈیڑھ ہزار روپیہ حق مہر جلسہ سالانہ میں مورخہ ۱۲/۶۲–۲۸ کو ہوا۔ احباب دعا فرماویں کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے برکت کا موجب ہو۔ (جمعدار عبد اللہ خاں سیالکوٹ چھاؤنی)

۲۔ میرے بھائی عبد العزیز خاں ولد مولوی عبد الرحمٰن خانصاحب مرحوم آف تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور حال نوابشاہ (سندھ) کا نکاح ہمراہ امۃ القدیر نصرت بنت محمد علی پیر دیپو اُنٹر ایلدریڈی سائیکل ورکس گولبازار ربوہ سے بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر پر مولانا قمر الدین صاحب نے ۲۹ دسمبر ۱۹۶۲ء مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔

(امۃ الرشید اہلیہ عبد الستار صاحب رئیس باندھی ضلع نوابشاہ)

مسئلہ کشمیر حل نہ ہوا تو بھی مغربی ممالک بھارت کو طویل عرصہ تک فوجی امداد جاری رکھیں گے

بھارت کو ایشیا کی سب سے بڑی فوجی طاقت بنانے کا منصوبہ (بھارتی سفیر مسٹر چھاگلہ)

بمبئی ۳ رجنوری۔ لندن میں بھارتی ہائی کمشنر مسٹر چھاگلہ نے کل یہاں پہنچنے پر بتایا کہ بھارت کے لئے طویل مدت کا ایک فوجی منصوبہ عنقریب تیار کیا جائے گا۔ آپ نے کہا جنوب مشرقی ایشیا میں جمہوریت کے تحفظ کے لئے بھارت کو فوجی امداد دینا نہایت ضروری ہے لیکن اسکے ساتھ کوئی شرط وابستہ نہیں ہونی چاہیئے۔ مسٹر چھاگلہ نے کہا کہ مغربی ملکوں سے فوجی امداد حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ بھارت پہلے پاکستان سے اپنے تنازعات کا تصفیہ کرے۔ نئی دہلی کے سفارتی حلقوں کا کہنا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کمیونسٹ چین کی بڑھتی ہوئی عسکری قوت سے سخت پریشان ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ چین کے مقابلہ میں بھارت کو ایشیا کی سب سے بڑی قوت بنا دیا جائے۔

بھارتی ہائی کمشنر سے دریافت کیا گیا ان اخباری اطلاعات میں کہاں تک صداقت ہے کہ برطانیہ اور امریکہ بھارت کو جو طویل المدت فوجی امداد دے رہے ہیں وہ اس بات سے مشروط ہے کہ بھارت، پاکستان سے تنازعہ کشمیر کا کوئی تصفیہ کرے۔ مسٹر چھاگلہ نے جواب دیا میرے خیال میں یہ درست نہیں ہے ہم برطانیہ اور امریکہ سے کوئی ایسی فوجی امداد نہیں چاہتے جو بھارت اور پاکستان میں مذاکرات کی کامیابی سے مشروط ہو۔ اس قسم کی فوجی امداد نہ صرف بھارت کے لئے بلکہ جنوب مشرقی ایشیا اور دنیا کے ہر گوشہ میں جمہوریت کے تحفظ کے لئے ضروری ہے لہذا اس قسم کی امداد کے ساتھ کوئی شرط وابستہ نہیں کی جا سکتی۔ مسٹر چھاگلہ مرکزی حکومت سے بات چیت کرنے کے لئے اتوار کو نئی دہلی روانہ ہو جائینگے آپ نے اخبار نویسوں کو مزید بتایا بھارت، برطانیہ اور امریکہ کو یہ احساس دلانا چاہتا ہے کہ یہ بات عالمی امن اور جمہوریت کے مفاد میں ہے کہ بھارت فوجی لحاظ سے مضبوط ہو۔

سال میں دو بار امتحان لینے کا فیصلہ

نابینا طلباء جتنی بار چاہیں امتحان دے سکیں گے

لاہور ۳ رجنوری۔ ثانوی تعلیمی بورڈ لاہور نے سیکنڈری اور انٹرمیڈیٹ طلباء کے لئے سال میں دوبار امتحانات کا نظام رائج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس نظام کے تحت جو طالب علم سالانہ امتحان میں شریک ہونے کا مجاز ہوگا وہ ضمنی امتحان میں شریک ہونے کا بھی حقدار ہوگا جو طالب علم سالانہ امتحان میں بعض مضامین میں ناکام رہے گا اسے ان مضامین کے لئے جن میں وہ ناکام رہا ہے ضمنی امتحان میں شریک ہونے کا ایک موقع دیا جائے گا اور اس کے نتیجہ کا اعلان سالانہ اور ضمنی امتحانات کے مشترکہ نتیجہ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ ایسے امیدواروں کو ضمنی امتحانات میں شریک ہونیکی اجازت ہوگی جنکی حاضریاں سالانہ امتحان کے لئے کم ہوں لیکن انہوں نے ضمنی امتحان سے پہلے یہ کمی پوری کر لی ہو بورڈ نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ نابینا طلبہ امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے جتنی بار چاہیں امتحان دے سکتے ہیں اور انہیں اس مضمون کا دوبارہ امتحان نہیں دینا پڑے گا جس میں وہ ایک مرتبہ کامیابی حاصل کر لیں۔ مزید برآں نابینا طلباء کو جغرافیہ کے پرچہ میں نقشہ پری کی بجائے کوئی اور سوال دیا جائے گا۔

بی اے / بی۔ ایس سی کے طلباء کا داخلہ

لاہور ۳ رجنوری پنجاب یونیورسٹی کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ایسے طلباء کو جو انٹرمیڈیٹ امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد بی اے بی۔ ایس سی حصہ اول کی جماعت میں داخلہ لینے کے خواہشمند ہیں۔ انہیں پرنسپلوں یا شعبوں کے سربراہوں کی مرضی سے ۱۷ رجنوری ۱۹۶۲ء تک بی اے / بی۔ ایس سی میں داخل کیا جا سکتا ہے یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ طلباء سے کوئی لیٹ فیس نہیں لی جائے گی۔

"سرحدی سمجھوتہ سے دوستی میں اضافہ ہوا ہے"

راولپنڈی ۳ رجنوری چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے وزیر خارجہ مسٹر محمد علی کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ دونوں ملکوں میں سرحدی سمجھوتہ سے باہمی دوستی میں اضافہ ہوا ہے اور یہ بات دونوں ملکوں کے مفاد میں ہے۔ مسٹر چو این لائی نے اپنے پیغام میں پاکستان اور چین میں دوستی اور تعاون کے رشتوں کے مزید استوار ہونے کی توقع بھی ظاہر کی ہے۔ چینی وزیر اعظم نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ میں آپ کے ۱۸ دسمبر کے پیغام کے لئے شکر گزار ہوں جو عوام کی دوستی کی خواہش اور مفادات کی عکاسی کرتا ہے دونوں ملکوں کی حکومتوں اور عوام کو اس کا گرمجوشی سے خیر مقدم کرنا چاہیئے۔

ولادت

مکرم برادرم مرزا محمد لطیف صاحب اکبر مربی سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۱/۱۲/۶۲ کو تیسرا بچہ عطا فرمایا ہے نومولود مرزا محمد حسین صاحب مرحوم آف فتح پور ضلع گجرات کا پوتا اور میاں عنایت اللہ صاحب آف جہلم کا نواسہ ہے نومولود کا نام مرزا مبارک احمد بیگ تجویز کیا گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ بچہ کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرماویں۔

(مرزا محمد شفیق انور متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

پاکستان اور چین میں سرحدی معاہدے سے دوستی کے نئے دور کا آغاز ہوگا

چین وزیر خارجہ محمد علی کے دورِ پیکن کا منتظر ہے۔ چو این لائی کا جوابی پیغام

راولپنڈی ۳ رجنوری۔ وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان اور چین کے درمیان سرحدی سمجھوتہ سے دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات مزید مستحکم ہونگے اور باہمی تعاون میں اضافہ ہوگا۔ وزیر خارجہ محمد علی بوگرہ کے نام جوابی پیغام میں انہیں نئے سال کی مبارکباد دیتے ہوئے وزیر اعظم چو این لائی نے کہا کہ دونوں ملکوں کا سرحدی سمجھوتہ رواداری مفاہمت اور مساوات کے جذبہ سے طے پایا ہے اور یہ سمجھوتہ پاکستان اور چین کے عوام کے مفادات کی ترجمانی کرتا ہے اس لئے دونوں ملکوں کے عوام نے اس سمجھوتہ کا خیر مقدم کیا ہے۔ وزیر اعظم چو این لائی نے توقع ظاہر کی کہ وزیر خارجہ محمد علی بوگرہ جلد چین کے دورہ پر آئیں گے اور ان کے دورہ سے بنڈونگ کانفرنس کے اصولوں کی بنیاد پر باہمی دوستانہ تعلقات کی استواری میں مدد ملے گی۔ وزیر معدنی وسائل جناب ذوالفقار بھٹو نے کل چین اور بھارت کے درمیان سرحدی سمجھوتہ پر اتفاق رائے کو اس بات کا ثبوت قرار دیا کہ انتہائی نازک اور بین الاقوامی مسائل بھی بات چیت کے ذریعے طے ہو سکتے ہیں اور جھگڑا طے کرنے کی خواہش ہو تو نظریاتی اختلافات رکاوٹ نہیں بن سکتے انہوں نے کہا کہ ہم چین اور بھارت کے جھگڑے کے پر امن تصفیہ کی بھی خواہش رکھتے ہیں اور ہماری دعا ہے کہ سیلون کی وزیر اعظم کو اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہو۔ پاکستان کسی بھی ملک اور بطور خاص پڑوسی ملکوں کے خلاف کسی طرح کا بغض و عناد نہیں رکھتا۔ ہم بھارت سے بھی اپنی نااتفاقی کے اسباب ختم کرنا چاہتے ہیں اور کشمیر پر باعزت سمجھوتہ کے لئے تیار ہیں۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے وزارتی بات چیت کے بعد خیر سگالی پیدا کرنے کی مشترکہ اپیل کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانی لیڈر ایسی کوئی بات نہیں کرتے ہیں جو خیر سگالی کے خلاف ہو۔ لیکن بھارتی لیڈروں کا یہ رویہ نہیں ہے۔

پاکستان کیلئے چیکوسلاویکیہ اور پولینڈ کی امداد

کراچی ۳ رجنوری۔ وزیر خزانہ محمد شعیب نے کہا ہے کہ پاکستان کو دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کے لئے اقتصادی امداد کی ضرورت ہے اور یہ امداد جہاں سے بھی حاصل ہوگی ہم اس کا خیر مقدم کریں گے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ چیکوسلاویکیہ سے امداد کے حصول کے امکانات ہیں اور پولینڈ سے اس سلسلہ میں بات چیت ہو رہی ہے۔ آج وزیر خزانہ نے پولینڈ کے وزیر خزانہ سے بات چیت بھی کی تھی۔

مشرقی پاکستان میں ایٹمی ری ایکٹر کی تعمیر

ڈھاکہ ۳ رجنوری۔ مشرقی پاکستان میں پہلا ایٹمی ری ایکٹر کشتیا کے قریب بھورامارا میں قائم کیا جائے گا۔ ایٹمی ری ایکٹر کی تعمیر کے لئے جگہ کا انتخاب سائنسی ماہرین نے مختلف علاقوں کا جائزہ لینے کے بعد کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ ری ایکٹر کا کام جلد ہی شروع ہو جائے گا۔

وزیر مواصلات سیالکوٹ جائیں گے

لاہور ۳ رجنوری۔ صوبائی وزیر مواصلات در محمد اوستو جمعہ کے روز بذریعہ کار سیالکوٹ جا رہے ہیں۔ جہاں وہ تعمیراتی منصوبوں پر کام کی رفتار کا جائزہ لیں گے۔

درخواستِ دعا

مکرم ملک مبارک احمد صاحب امین آبادی مالک طبیہ عجائب گھر جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے بذریعہ بس ربوہ تشریف لائے تھے۔ کہ راستہ میں بس کو ایک حادثہ پیش آنے کی وجہ سے آپ زخمی ہو گئے۔ بائیں بازو اور کمر کے پٹھوں میں شدید چوٹیں آئیں۔ اس حادثہ کے باعث پانچ روز آپ سول ہسپتال گوجرانوالہ میں زیر علاج رہے۔ جلسہ سے واپسی پر محترم پیر صلاح الدین صاحب آپ کو اپنے ہمراہ بغرض علاج لاہور لے گئے ہیں اور آجکل آپ ۵ لِٹن روڈ لاہور میں مقیم ہیں کمر کے پٹھوں میں کھچاؤ کی وجہ سے چلنا پھرنا تو درکنار اٹھ کر بیٹھنا بھی ممکن نہیں۔ مالش اور متعدد ادویہ کا استعمال جاری ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے افاقہ ہو رہا ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم ملک صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔